Majallah-yi Talim o Tahqiq

مجلہ تعلیم و تحقیق

Markaz Talim o Tahqiq, Gulshan-e-Taleem,
Sector H-15, Islamabad, Pakistan

مرکز تعلیم و تحقیق، گلشنِ تعلیم، ایچ۔۱۵، اسلام آباد، پاکستان

**ISSN (P):** 2618-1355, **ISSN (Online):** 2618-1363

Issue2,Vol 4,April-June,2022

شمارہ ۲، جلد ۴، اپریل—جون، ۲۰۲۲

# اشیائے خوردونوش کے لیے وضع کردہ حلال معیارات

## Halal sharia standards for Eatables and beverages

عنایت الرحمن[1]

ڈاکٹر حمیرا احمد[2]

**Keywords:**

Halal Food; Halal Standards, Pakistan, Malaysia, Islamic Law

**Abstract:**

Halal Standard and halal food standardization has shaped into a flourishing profitable and commercialized industry. One of the major reason for this is the guidelines of Islam in adopting halal food. Quran and Hadith clearly state the instructions in following certain principles while eating and choosing to eat. In Islmaic Civilization the history of Halal Food standardization goes long back to the times of ottomans where they used to stamp permissible foods. In contemporary times not only religious guidelines work in preparing the guidelines for halal standardization but also technicalities involving this process are taken into considerations. Although the standardization of different Muslim countries differ due to the difference of Fiqhi approaches and thought paradigm still this difference is not more than 5%. This article sheds light on the concept of permissible food in Islam and the importance of standardization. It also surveys the history of halal food standardization and global certificate institutions working for it.

1۔ پی ایچ ڈی سکالر، شعبہ اسلامی فکر و تہذیب، یونیورسٹی آف مینیجمنٹ اینڈ ٹکنالوجی لاہور۔

2۔ ایسوسی ایٹ پروفیسر، شعبہ اسلامی فکر و تہذیب، یونیورسٹی آف مینیجمنٹ اینڈ ٹیکنالوجی لاہور

## حلال معیارات کی اہمیت اور ضرورت

انسانی فطرت ہے کہ جو چیز معیاری ہو،اسے پسند کیاجاتاہے ۔اسی طرح کسی چیز کو معیاری بنانا بھی انسان کی خواہش ہوتی ہے۔جو چیز بذاتِ خود ''معیاری'' نہ ہو اور لوگوں کے لیے اس میں فائدہ ہو، تو اسلام نے اس میں معیاریت پیدا کی ہے جبکہ اسلام نے یہ بھی راہ نمائی کی ہے کہ جو ''چیز'' معیاری ہے، وہ کب اور کتنی نقصان دہ ہوتی ہے۔ ''چیز'' اور ''معیار'' کے دامن اسلام نے جوڑ دیا ہے۔ چیز اور معیار کی امتزاج سے بھرپور یکسانیت ابھرتی ہے۔ معیار بنانے کا مقصد یہی ہوتا ہے کہ اشیا اور چیزوں میں یکسانیت ہو۔ حلال معیارات میں فقہ کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ اس یکسانیت کو ہر حوالے سے مضبوط اور پائدار بنانا ہے۔

شریعت کی تعلیمات بھی یہی ہیں کہ خوراک اور اجزائے خوراک بھی معیاری ہوں۔اس کی مزید اہمیت کا یہاں سے پتا چلتا ہے جب گھروں کے اندر کھانے کی تیار کرنے والی چیزیں نظروں کے سامنے تیار کی جاتی ہیں، تو وہ معیاری ہوتی ہیں، لیکن بازار اور مارکیٹ کی چیزیں چونکہ لوگوں کی طلب اور ساتھ ساتھ منافع و دولت بڑھانے کی غرض سے زیادہ مقدار میں تیار کی جاتی ہے۔اس لحاظ سے اس کی بناوٹ و تیاری میں تردد و شکوک جنم لیتے ہیں، لیکن کثرتِ آبادی اور کھانے پینے کے بے شمار نواع و اقسام کی وجہ سے اب کسی کو یہ اندازہ نہیں ہو سکتا کہ اتنی بڑی آبادی میں کونسی چیز حلال ہے[3]۔اس میں استعمال ہونے والے اجزا میں حلال و حرام ہیں تو کتنی مقدار میں ہے۔ مکروہ و مشبوہ چیزیں کونسی ہیں اور مقدار کتنی ہے۔ بنانے والا کون ہے اور آگے صارف تک پہنچانے والے ذرائع وافراد کون اور کیسے ہیں۔

ان سب امور میں اور ان جیسے دیگر بے شمار توہمات و سوالات کو رفع کرنے کے لیے اشیائے خورونوش حلال معیارات کو قائم کیا گیا ہے۔ ذیل کی اقتباس سے اس کی مزید وضاحت و تعارف ہو جاتا ہے۔

> آج کل حلال فوڈ کی اصطلاح ایک وسیع تناظر میں استعمال ہوتی ہے اور اس سے مراد صرف بیف، چکن، مٹن، اور ڈیری اور بیکری کے آئٹم نہیں ہوتے، بلکہ فوڈ، بیوریج، میڈیسن، کاسمیٹکس یعنی ماکولات و مشروبات سمیت ادویات، خدمات اور ٹیکسٹائل مصنوعات سب ہی مراد ہوتے ہیں۔ مستقبل قریب میں اس اصطلاح کے اندر اور زیادہ عموم اور وسعت آئے گی اور اگلے کچھ عرصے میں مصنوعات کی فنانسنگ، سورسنگ، پروسیسنگ، اسٹوریج اور مارکیٹنگ وغیرہ سب حلال فوڈ کے دائرے میں آجائیں گے۔ ممکن ہے کہ جس طرح زرعی لائیو اسٹاک کے سپلائی چین کے تمام اسٹیک ہولڈرز، مثلاً کاشتکاروں، سپلائرز، نقل و حمل کی کمپنیوں اور تاجروں وصنعت کاروں کو ایک سطح پر لایا جا رہا ہے، اسی طرح حلال فوڈ کے سلسلے میں خام مال سے لے کر صارف تک اور کھیت سے کانٹے تک حلال کا ایک مربوط نظام تشکیل دے دیا جائے اور نہ صرف یہ کہ مصنوعات کا مواد، تیاری، پیکنگ، لیبلنگ اور نقل و حمل وغیرہ حلال طریقے سے ہو، بلکہ ان تمام مراحل میں جن عوامل کی بالواسطہ یا بلاواسطہ شرکت ہو اور جو سرمایہ اس میں استعمال ہو وہ بھی حلال ہو[4]۔

گویا حلال خوراک کا معیار مذہب، سائنس، انڈسٹری، عوام اور شریعت کی بنیاد پر ہے۔اس میں کسی ایک جز کو حلال فوڈ معیارات نہیں کہہ سکتے۔ حلال ایک اسلامی تصور ہے، جس کے ذیلی عنوانات میں سے مصنوعات کی فائنانسنگ، سورسنگ، پروسیسنگ، اسٹوریج اور مارکیٹنگ میں کوئی حرام عنصر یا عمل شامل نہیں کیا گیا ہو۔ دراصل دنیا میں گوشت کے علاوہ کھانے پینے اور استعمال کی جانے والی چیزوں میں بہت سے حرام عنصر استعمال کئے جاتے ہیں جس کی وجہ سے وہ اشیا حلال نہیں رہتیں، جن کا بحیثیت مسلمان جاننا نہایت ضروری ہے۔ اسی طرح ان اشیاء کی ایسے انداز میں

---

[3] ۔/https://www.express.pk/story/1951978/464 ڈاکٹر ابراہیم رشید شیر کوٹی۔ منگل 14 جنوری 2020

[4] -https://www.banuri.edu.pk ، مفتی شعیب عالم، محرم الحرام 1437ھ-نومبر 2015ء

تشہیر کی جاتی ہے کہ لوگ معیار کی تمیز کئے بغیر یہ درآمدہ شدہ(Imported)اشیا استعمال کرنے کو ترجیح دیتے ہیں[5]"۔ گویا یہ ایسا میدان بنتا جارہاہے کہ اس کے ہر پہلو کو شرعی لحاظ سے دیکھنا لازمی ہے۔

حلال معیارات کی اہمیت کی بنیاد پر دنیا اس طرف متوجہ ہوگئی ہے۔ضرورت کی بنیاد پر دنیا بھر کے ممالک اب معیارت بنانے لگے ہیں۔حلال معیارت کو مستحکم رکھنے کے لیے حلال سرٹیفیکیٹ نظام بھی موجود ہے۔پاکستان کے اندر اس فن کی ضرورت کو دیکھ کر اب بہت سارے تعلیمی اداروں میں اس کے شعبے بنے ہیں۔کانفرنسز اور ورکشاپس ہورہی ہیں۔دینی مدارس میں اب اس پر تخصص کی کلاسیں شروع ہوئی ہیں۔اور اس فن کو فقہ الحلال کے تحت رواج دیا گیا۔اسی طرح بے شمار تحقیقی مقالے لکھے جاچکے ہیں۔وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اس پر مزید کام جاری ہے۔زیرِ بحث مضمون ''اشیائے خورد ونوش کے لیے وضع کردہ حلال معیارات''اس سمت ایک کوشش ہے کہ اشیائے خورد ونوش کے لیے جو معیارات بنائے گئے ہیں،اس میں مختلف ممالک نے حصہ لیاہے۔ان معیارات کا آپس میں ربطہ بھی ہے اور فرق بھی ہے۔پاکستان اور ملائیشیا کے حلال معیارات کا تقابل بھی مطمح نظر ہے اور مشترکات واختلافات کو بھی ذکر کرنا مطلوب ہے۔ان چند جملوں میں بیان کردہ خلا کو محسوس کیا گیا۔اور اس پر ابتدائی کام محقق کی نظروں سے نہیں گزرا۔

## 'معیار' قرآن وحدیث کا بہترین عمل:

مسلم ممالک نے معیارات کو شریعت کے تناظر میں دیکھا اور اس کے لیے قانون سازی کی۔غیر مسلم ممالک نے بھی معیارات کے اندر اسلامی تعلیمات اور اصولوں کا لحاظ رکھا ہے۔

سب کلاموں میں سے بہترین کلام اللہ تعالیٰ کا ہے اور سب سے بہترین بات حضرت محمد ﷺ کی ہوتی ہے۔قرآن وحدیث بذاتِ خود بہترین معیار ہیں جو واضح اور مکمل ہیں۔قرآن وحدیث میں جو بھی بات یا حکم مذکور ہو تو وہ فائدے سے خالی نہیں ہوگا۔نیک خصلت لوگ اس سے سیدھی راہ پاتے ہیں اور بد خصلت وبد قسمت لوگوں کے لیے بھی اسی میں راہ نمائی کے ذرائع موجود ہوتے ہیں[6]۔اسلام نے مشتبہ امور[7] اور بدعت سے بچنے کے لیے ہدایات دی ہیں[8]۔کیونکہ اس میں کوئی خیر ومعیار نہیں ہوتا۔کثرت ودیرپا کی لالچ میں اگر معیار نہیں بن رہاہو تو درمیانی راستہ[9] یعنی قلیل ہو مگر یہ معیاریت تسلسل کے ساتھ ہو[10]۔

---

5۔ مفتی سید عارف علی شاہ الحسینی، حلال سرٹیفیکشن، شریعت کی روشنی میں، ناشر سنہا حلال ایسوسیٹ پاکستان، اشاعتِ دوم، جون 2017 صفحہ 81-80

6 - أبو نعيم أحمد بن عبد الله بن أحمدالشافعي، **المسند المستخرج على صحيح الإمام مسلم** (بيروت لبنان:الناشر: دار الكتب العلمية ،455الأولى، 1996م)،455

7 - محمد بشير بن محمد بدر الدين السهسواني الهندي،**صيانة الإنسان عن وسوسة الشيخ دحلان**(المطبعة السلفية – ومكتبتها، الطبعة: الثالثة)345

8 - حسين بن غنّام النجدي الأحسائي المالكي،**العقد الثمين في شرح أحاديث أصول الدين** المحقق: محمد بن عبد الله الهبدان، (فهرسة مكتبة الملك فهد الوطنية،الأولد/2003م)،70

9 - إبراهيم بن موسى بن محمد اللخمي الغرناطي الشهير بالشاطبي،**الاعتصام**،(الناشر: دار ابن عفان، السعودية، الطبعة: الأولى،1992م،جلد١)،394

10 - محمد بن إسماعيل أبو عبدالله البخاري الجعفي،**الجامع المسند الصحيح المختصر من أمور رسول الله صلى الله عليه وسلم وسننه و أيامه = صحيح البخاري**،(مصورة عن السلطانية بإضافة ترقيم ترقيم محمد فؤاد عبد الباقي)(الناشر: دار طوق النجاة ،الطبعة: الأولى، 1422هـ)،٩٨

اس حوالے سے وہ حدیث بھی راہ نمائی کرتی ہے کہ فرض عبادات میں بھی معیار کا خیال رکھنا چاہیے ،ورنہ فرض عبادتیں بھی رائیگاں چلی جائیں گی [11]۔ صحابہ کرام کے لیے نبی کریم ﷺ نے جو نصیحت کی تھی،اس میں رہتی دنیا والوں کے لیے معیار کی بہترین مثال موجود ہے:

فَإِذَا سُئِلْتُمْ عَنْ شَيْءٍ فَانْظُرُوا فِي كِتَابِ اللَّهِ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِي كِتَابِ اللَّهِ،فَانْظُرُوا سُنَّةَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ سُنَّةَ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَمَا اجْتَمَعَ عَلَيْهِ الْمُسْلِمُونَ، فَإِنْ لَمْ يَكُنِ اجْتَمَعَ عَلَيْهِ الْمُسْلِمُونَ، فَاجْتَهِدْ رَأْيَكَ،وَلَا تَقُلْ إِنِّي أَخَافُ وَإِنِّي أَخْشَى، فَإِنَّ الْحَلَالَ بَيِّنٌ وَالْحَرَامُ بَيِّنٌ وَبَيْنَ يَدَّي ذَلِكَ مُشَبَّهَاتٌ فَدَعْ مَا يرِيبُكَ إِلَى مَا لَا يُرِيبُكَ [12]۔ جب آپ سے کوئی مسئلہ پوچھا جائے،توسب سے پہلے کتاب اللہ میں اس کا حل ڈھونڈیں۔ اگر وہاں آپ کو نہیں ملا تو سنتِ رسول ﷺ میں اسے تلاش کریں، اگر وہاں بھی نہیں ملتا، تو اجماعِ امت سے اس کا حکم ڈھونڈیں اور اگر وہاں بھی نہ ملے، تو اپنی فہم و فراست سے کوئی فیصلہ کریں۔آپ کو اس وقت کوئی ڈر اور خوف نہ ہو، کیونکہ حلال و حرام واضح ہے۔اور جو مشتبہ چیزیں ہیں جن کے بارے میں جو تجھے شک ہو،اسے چھوڑ دے اور جن پر یقین ہو،اس پر عمل کر۔

اسلامی تعلیمات پر عمل کرنے والے لوگ ایک معیاری اور یکسانیت والی زندگی گزار رہے ہیں۔ مسلمان کے لیے پورا اسلام ہی معیار کا نام ہے۔کھانے پینے اور اس کے متعلقات کے حوالے سے شریعت میں تعلیمات موجود ہیں۔ خوراک پاک ہو۔صاف ہو۔حلال ہو۔کم کھایا کریں۔ بھوک کے وقت کھایا کریں۔اسی طرح کھانا تیار کرنے والوں کے لیے الگ ہدایات ہیں، کہ اس کے ہاتھ صاف ہوں۔پکانے کی جگہ صاف ہو۔خالص چیزوں میں ملاوٹ نہ ہو۔سیرت سے ہمیں راہ نمائی ملتی ہے کہ حضرت محمد ﷺ کے پسندیدہ کھانے، جیسے کدو، ثرید، گندم کی روٹی، پنیر، سرکہ، حباریٰ کا گوشت (مرغابی کے برابر پرندہ) کھجور اور مکھن، دو طرح کے کھانوں کو ملا کر تناول فرماتے۔اسی طرح کسی مصلحت کی وجہ سے ان کھانوں سے منع کیا گیا ہے۔ جیسے فخر و ریاکاری والا کھانا، جس دستر خوان یا دعوت میں خلافِ شریعت کام ہوں، جلالۃ کا گوشت یا اس کا دودھ پینا (یعنی جو غلاظت کھانے سے وجود پکڑلے۔) درندوں کا گوشت کھانا، مرنے کے بعد پانی پر تیرتی ہوئی مچھلی کا کھانا۔اس کے علاوہ حدیث تقریری میں شامل کھانے جیسے گھوڑے کا گوشت کھانا، خرگوش کا گوشت کھانا، بجو اور ضبع کا گوشت کھانا، گوہ کا گوشت کھانا، پالتو گدھے کا گوشت کھانا، ٹڈی کا گوشت کھانا، لہسن و پیاز کھانا۔ صحیح البخاري [13]، سنن أبي داود اور سنن ابن ماجہ میں كِتَابُ الْأَطْعِمَةِ کے نام سے باب باندھا گیا ہے جس میں آدابِ طعام کے بارے میں معیاری ہدایات دی ہیں کہ ان کا خیال رکھا جائے۔ان تمام معیارات کا ایک ہی مطلب اور مقصد ہے کہ اس سے انسان کو یکسانیت کا احساس ہو، یعنی جن تعلیمات کے نتیجے میں یہ امور ذکر ہوئے ہیں، یا جو انسان ان اصولوں پر عمل کر رہا ہے، اسے احساس ہو کہ مذکورہ تعلیمات اور اس عمل میں یکسانیت ہے۔

---

[11] ـ محمد بن إسماعيل أبو عبدالله البخاري الجعفي، **الجامع المسند الصحيح المختصر من أمور رسول الله صلى الله عليه وسلم وسننه و أيامه**، محمد زهير بن ناصر الناصر، (مصورة عن السلطانية بإضافة ترقيم ترقيم محمد فؤاد عبد الباقي)،) الناشر: دار طوق النجاة الطبعة: الأولى، 1422هـ، الجز٣)، 39

[12] ـ أبو إسماعيل عبد الله بن محمد بن علي الأنصاري الهروي، **ذم الكلام وأهله**، عبد الرحمن عبد العزيز الشبل (المدينة المنورة: مكتبة العلوم والحكم - الطبعة: الأولى، 1998، الجز٢)، 204

[13] - محمد بن إسماعيل البخاري، **الجامع المسند الصحيح المختصر من أمور رسول الله صلى الله عليه وسلم وسننه و أيامه = صحيح البخاري**، (الناشر: دار طوق النجاة، الطبعة: الأولى، 1422هـ)

شک وشبہ،افراط و تفریط،مکروہ اور طبائع پر گراں گزرنے والی غذائیں اور اس کے اجزائے ترکیبی سے جو خوراک بنتی ہے،وہ معلوم ہو یہی معیار ہے یعنی یکسانیت اور مطابقت ہے۔اور لوگ انہیں،انہی اصولوں سے دیکھیں۔حلال معیارات میں قرآن وسنت کے علاوہ فقہی مسالک کے اصول وآرا کو بھی مد نظر رکھا گیا ہے،انہی اصولوں اور آرا کے نتیجے میں یہ معیارات نکل کر کے سامنے آئے ہیں۔ بالفاظ دیگر کہ یہ جو خوراک کھائی جارہی ہے،پیا جارہا ہے یا استعمال کیا جارہا ہے،وہ اسلامی تعلیمات کے مطابق ہے۔

تیسری بات یہ کہ چیز اور معیار دونوں مل کر یکساں ہو جاتے ہیں۔قدرتی طور پر جب چیز اور معیار دونوں انسان کے فائدے کے لیے ہوں،تو اس میں معیار کی وجہ سے یکسانیت پیدا ہو جاتی ہے۔اسی کو جدید تناظر میں پیش کرنا،حلال معیارات کہلاتا ہے۔

## موجودہ حلال معیارات کی تاریخ وارتقا

حلال فوڈز کے بارے میں شریعت کا تاریخی پسِ منظر موجود ہے۔یہ ایک ایسی بدیہی چیز ہے کہ اسلام کے علاوہ دیگر مذاہب میں بھی اس کی تعلیمات موجود ہیں۔ بائبل میں کھانوں کے لیے جو الگ الگ دعائیں موجود ہیں[14] اس سے کھانے کے معیارات کا اندازہ ہو جاتا ہے۔یہودی کوشر کو معیار کے لحاظ سے استعمال کرتے ہیں۔عہد عثمانیہ میں کھانے کی چیزوں پر "طاہیر ادر" مہر لگاتے تھے۔اس کا مطلب یہ ہوتا تھا کہ ان کھانے پینے میں کوئی حرج نہیں ہے اور اس کے معیار کا خیال رکھا گیا ہے"[15]۔

موجودہ دور میں معیار ہی کی بدولت دنیا حلال کو اہم فریضہ سمجھنے لگی ہے۔لفظ "حلال" کو مغربی دنیا پچھلے 20 سالوں سے استعمال کر رہی ہے۔یہ مشرق وسطیٰ اور جنوب مشرقی ایشیا میں خوراک درآمد کرنے کی وجہ سے متعارف ہوا[16] جبکہ حلال آگاہی کی سب سے پہلی کوشش پیرس کی ایک مسجد میں 1970 کے دوران ہوئی۔اس کے بعد ڈاکٹر حمید اللہ مرحوم[17] نے 1979 پیرس میں اس حلال فوڈ تنظیم کی بنیاد رکھی اور 20 سال تک اس کی نگرانی کرتے رہے۔ڈاکٹر حمید اللہ مرحوم کے بعد عبد العزیز نے ASIDCOM نامی تنظیم کی بنیاد رکھی[18]۔فرانس کے مسلم صارف لوگوں کے لیے یہ تنظیم کام کرتی رہی۔چونکہ یہ ابتدائی کوششیں تھیں۔اس کے بعد مختلف ممالک میں یہ سلسلہ شروع ہوا[19]۔فرانس میں حلال مصنوعات کی شناخت کے لیے ایک سافٹ ویئر "Halal Just" بنایا ہے یہ سافٹ ویئر آئی فون اور اینڈ ورائڈ موبائل فون کے ذریعہ کام کرتا ہے۔ایران کی ایک خبر رساں ایجنسی نے "agro media" نیٹ ورک حوالے سے کہا ہے کہ یہ سافٹ ویئر کوڈ ریڈر ہے اور پچاس ہزار غذائی مصنوعات کی پہچان کر سکتا ہے۔یہ سافٹ ویئر مطلوبہ مصنوعات کو تین قسموں حلال، حرام اور مشتبہ ہونے کی

---

[14]۔ڈاکٹر عتیق الرحمن۔ڈاکٹر صدف سلطان،"غذائی حلت وحرمت:اسلام اور دیگر مذاہب کا مطالعہ وموازنہ ،"القلم(اپریل 2016)

[15]- **https://www.sertifikasyon.net/ur/detay/helal-gida-standartlari-nedir** حلال فوڈ معیارات کیا ہیں؟۔2022جون221۔

[16]- Mian N. Riaz, Muhammad M. Chaudry, **HALAL FOOD PRODUCTION** CRC Press Published October 28, 2003 Reference - 400 Pages - 22 B/W Illustrations

[17] ۔ڈاکٹر محمد حمید اللہ مرحوم 19 فروری 1908 کو حیدر آباد میں پیدا ہوئے۔فرانس کی موربون یونیورسٹی سے پی ایچ ڈی کی۔کئی کتابوں کے مصنف ہیں۔17 دسمبر 2002 کو امریکہ میں فوت ہوئے۔

[18] -https://www.asidcom.org/

[19] - فرحت عزیز* ثمینہ سعدیہ، حلال غذا اور صارفین کے حقوق کا تحفظ۔شریعتِ اسلامیہ کی روشنی میں تحقیقی جائزہ، Pakistan Journal of Islamic Research، Vol: 19, Issue: 2، صفحہ 22

خبر دیتا ہے۔اسمارٹ گیگ کمپنی کے ڈائریکٹر جنرل "ریس مابیک" نے اس سافٹ ویئر بنانے کی وجوہات بیان کرتے ہوئے کہا: میں مسلمان ہوں اور اسلامی تعلیمات پر اعتقاد رکھتا ہوں۔اور مجھے علم ہے بڑے بڑے سپر سٹورز سے حلال مصنوعات کی خریداری بڑا مشکل کام ہے۔کیوں کہ کھانے کی مصنوعات میں 1200 کے قریب غذائی اجزاء استعمال ہوتے ہیں۔اب ہمیں معلوم ہونا چاہیے کہ ہم جو کچھ کھا رہے ہیں اس میں استعمال ہونے والا لوازمہ حلال ہے یا حرام ہے[20]۔

معیارات کی ارتقا میں ان امور کو بھی مدِ نظر رکھا گیا ہے کہ اس سے صارفین کی ضرورتیں پوری ہوں۔پیچیدگیاں دور ہوں،اور باسانی خوراک کی احتیاجات نظام کے تحت پوری ہوسکیں۔دیکھا جائے تو اس ضمن میں ایک طرف ٹیکنکل امور ہوتے ہیں تو دوسری طرف شرعی امور کا بھی خیال رکھا جاتا ہے۔معیارات بھی ان مفہومات کا نام ہے یعنی ایک ٹیکنکل اور دوسرا شرعی امور۔ٹیکنکل امور میں مشینی مراحل ،اوزار،اور سائنسی و میڈیکل آلات سارے شامل ہیں جبکہ شرعی امور میں حلت و حرمت،مکروہ و مشبوہ کا علم ہوتا ہے۔

مسلم اقلیتوں نے تو صرف حلال و حرام اور مشبوہ کے لیے احتیاطی تدابیر اختیار کی ہیں اور اسی سے ان کی ضروریات پورے ہوتی ہیں۔ لیکن مسلم اکثریتی ممالک نے معیارات کو مروجہ فقہی مسالک کی بنیاد پر بنائے ہیں۔تاکہ مشتبہ چیزوں سے بھی بچا جاسکے اور مباح چیزوں سے بھی استفادہ کیا جاسکے۔اسی تناظر میں فقہی مسالک کو رائج کرنا اہم پیش قدمی ہے۔ جس سے بہت سارے مسائل باسانی حل ہو جاتے ہیں۔

## حلال معیارات میں فقہ کا عمل

مسلم ممالک پر اللہ تعالیٰ کی خاص برکتیں ہیں کہ معیارات کسی فقہی مسلک اور آئمہ اربعہ کی آراو تعلیمات کی بنیاد پر بنائے جاتے ہیں۔امت کے ان ذہین لوگوں کے احکامات قابل عمل ہیں،ان کی دوراندیشی کے پیشِ نظر انہوں نے فقہی مسائل کا حل اصولوں اور کلیات کی بنیاد پر بنائے ہیں ۔اس لحاظ سے معیارات بناتے وقت اصولوں کو مدِ نظر رکھا گیا ہے۔ فقہی مسالک کی بدولت جزئیات اور درپیش مسائل کا حل بھی یہی ہوتا ہے کہ اصولوں کی بنیاد پر ان کا حل تلاش کیا جائے۔امت نے اس عمل کو بھی سیرتِ نبوی ﷺ سے لیا ہے۔سیرت کا تقاضا یہی ہے کہ جو صحابی جس ملک وقوم کے پاس رہ رہا تھا،وہ اپنے موجود معلوم علم وفقاہت کی بنیاد پر لوگوں کو دین کی طرف بلاتا تھا۔بعینہ یہی صورتِ حال فقہی آئمہ کرام کی بھی ہے۔عرب کے لوگ اگر ہاتھی کو حرام قرار دیتے ہیں تو عجم کے فقہا اسے حلال گردانتے ہیں۔کیونکہ جس کے پاس جو معلوم و موجود علم ہے،وہ اسی پر مکلف ہے۔یا اختلافی مسئلے میں اطمینانِ قلب پانے پر درست فیصلہ مانا گیا ہے۔عوام بھی بعینہ انہی حالات سے دوچار ہیں یعنی جو علم ان کو دیا جاتا ہے،وہ اس پر عمل کرتے ہیں۔اسی بنیاد پر ہر ملک نے فقہی لحاظ سے کسی ایک امام کی پیروی کرتے ہوئے معیارات بنائے ہیں۔یہ تو ظاہر ہیں کہ حالات و واقعات مختلف ہونے کی صورت میں مسئلے کا حل بھی ایک جیسا نہیں ہوسکتا کہ ہر ملک والے اسی ایک ہی حل پر عمل پیرا ہوں۔حلال معیارات کے ضمن میں بھی فقہی قواعد کی بنیاد پر اختلافات ہوسکتے ہیں۔ہر ملک اپنے اپنے مسلک وامام کے فقہی اصولوں پر عمل پیرا ہوتے ہیں۔

> "ایک اور مغالطہ یہ بات بھی دیکھنے میں آئی کہ لوگ عام فوڈ کے معیارات جیسے "ISO" یا "BRC" اور حلال کے معیارات کو ایک جیسا سمجھتے ہیں۔بظاہر عقل یہی کہتی ہے کہ تمام دنیا کے معیارات ایک جیسے ہوتے ہیں،یعنی ان کا ایک نام ہوتا ہے،خاص مقصد ہوتا ہے،اور اس میں شرائط تحریر ہوتی ہیں جو کمپنی کو نافذ کرنا ہوتی ہیں اور آڈیٹر کسی بھی معیار کی ٹریننگ لے کر اس کا آڈٹ کر سکتا ہے، لیکن

---

[20] https://forum.mohaddis.com/threads/- حلال کی اسلامی اصطلاح۔۔۔اب سرمایہ داری نظام معیشت کے پنجے میں،**ابن عبدالقیوم** ،اگست 2014،20

حقیقت اس کے بر خلاف ہے، وہ اس طرح کہ : قوانین، معیارات دو طرح کے ہوتے ہیں: ۱:... انسان اپنے تجربات کی روشنی میں ایسے قوانین، معیارات مرتب کرتا ہے جن پر اگر عمل کیا جائے تو دنیاوی معاملات سہولت کے ساتھ حل ہو جاتے ہیں، یعنی ان معیارات کی غرض صرف دنیا ہوتی ہے، جیسے ISO :، Codex وغیرہ۔ ۲:... اللہ تعالیٰ انسانوں کی دنیا و آخرت کی بھلائی چاہتے ہوئے قوانین، معیارات اپنے سچے پیغمبروں کے ذریعے بذریعہ وحی اپنے ماننے والوں کو سکھاتے ہیں، یعنی معیارات کی غرض اللہ کی اطاعت، انسان کی دنیاوی کامیابی اور مرنے کے بعد والی زندگی کی کامیابی ہوتی ہے، جیسے: قرآن و سنت اور حلال سٹینڈرڈز"[21]۔

عمومی طور میں جو فقہی پیچیدگیاں سامنے آتی ہے جیسے کسی ایک ملک میں ایک چیز کو مکروہ قرار دیا تو دوسرے ملک والے اسے مشبوہ قرار دیتے ہیں۔اس سے بھی وسعت کی گنجایش نکلتی ہے۔اولی و غیر اولی کا مسئلہ ہو تو اس فقہی اختلافات سے بھی عوام کے لیے مزید آسانیاں پیدا ہو جاتی ہے۔کیونکہ اللہ تعالی نے جو دین میں وسعت رکھی ہے، اس کی ایک شکل یہی فقہی اختلافات ہیں۔اسی طرح ان تناظر میں عالمی فقہ کی بھی نفی ہو جاتی ہے کہ پوری دنیا کے لیے ایک ہی فقہ رائج ہو۔اس کے ساتھ ساتھ فقہ الاقلیات کی بھی نفی ہو سکتی ہے۔کیونکہ اس سے پھر ہر ملک کے نام کے ساتھ اسلام کو جوڑا جائے گا، جیسے اسلامی ملائیشیا، اسلامی بھارت وغیرہ جو ایک علمی باب کو بند یا ختم کرنے کے مترادف ہے۔کسی بھی چیز میں اختلاف ہونا، اس کی وسعت کی دلیل ہوتی ہے۔حالات واقعات اور انسانی طبائع کی وجہ سے کسی بھی فقہی مسئلے پر عمل کیا جا سکتا ہے۔بنیادی طور پر فقہی مسائل تو قرآن و حدیث کی وضاحت ہوتے ہیں۔جو مسئلہ جتنا کھل کر بیان کیا جائے، اتنا اس پر عمل کرنا آسان ہو جاتا ہے۔دوسری اہم بات یہ کہ دو مختلف فقہی مسالک کے ممالک ایک دوسرے کی ضرورتوں کو انہی اختلافات سے حل کر سکتے ہیں۔جیسے پاکستان میں گوشت زیادہ ہونے کی وجہ سے سمندری غذائیں کثرت سے نہیں کھائی جاتیں تو اسے ایسے شافعی المسلک ملک کے پاس بھیجنا چاہئے جہاں اس کی ضرورت ہو یا کم تعداد میں ہو۔انڈیا فقہ اکیڈمی نے جلاٹین (Gelatin) کے استحالہ کو انڈیا میں جائز قرار دیا ہے۔کیونکہ انڈیا ایک کثیر المذاہب کا ملک ہے۔وہاں عموم بلویٰ کی تحت اس کو جائز قرار دیا گیا ہے[22]۔

بہر حال حلال معیارات چونکہ انتہائی باریک بینی، دور اندیشی اور ماہرینِ فن کی موجودگی میں بنائے جاتے ہیں۔حلال معیارات میں کوئی بھی شق بطور فتویٰ نہیں ہوتا بلکہ بطورِ قانون موجود ہوتی ہے۔

اس لئے صارفین اس پر اعتماد کر سکتے ہیں اور جو ان معیارات کے خلاف ورزی کرتے ہیں تو گویا وہ ملکی قانون کو توڑتے ہیں۔کیونکہ اس میں شرعی امور کے ماہرین دینی نقطہ نظر سے جبکہ فوڈ ٹیکنالوجیسٹ ان کو سائنسی بنیادوں پر بناتے ہیں۔سائنس و مذہب کے حسین امتزاج و اتفاق کے بعد حکومت اسے عوام کے لیے قانونی طور پر منظور کراتی ہے۔پھر بھی بقول مفتی یوسف عبد الرزاق کہ تمام ممالک کے حلال معیارات کم و بیش 95 فیصد ایک جیسے ہیں[23]۔پھر مختلف ممالک کے اپنے اپنے معیاراتی تنظیمیں اور ادارے ہوتے ہیں ان تنظیموں کے ذریعے وہ حلال خوراک کی پیداوار، تیاری اور محفوظ کرنے کی طریقے لاگو ہوتے ہیں۔اس کے ساتھ ساتھ وہ اپنے اور دیگر ممالک میں سرٹیفیکیشن اداروں کو اختیار دیتے

---

21 https://www.banuri.edu.pk/bayyinat-detaild- ، حلال و حرام کے معاملات میں غیر مسلم کی گواہی کی شرعی حیثیت (دوسری اور آخری قسط)، رمضان وشوال (مشترکہ) 1438ھ-جولائی 2017ء، مولانا یوسف عبد الرزاق اسکندر

22۔ ڈاکٹر جنید اکبر، تصنیف اللہ، "جلاٹین (Gelatin) کے استحالہ کے فقہی احکامات،" **مجلہ علوم اسلامیہ ودینیہ** (جنوری، جون 2016):1

23۔ مفتی یوسف عبد الرزاق، **حلال معیارات میں اختلاف، حقیقت، اسباب، تجاویز**، دوسرا ایڈیشن مارچ 2020، ناشر شعبہ شرعی تحقیق سنہا پاکستان،

ہیں۔ان سر ٹیفیکیشن اداروں کے پاس یہ اختیار ہوتا ہے کہ مصنوعات کو ہر حوالے سے پرکھتے ہیں تاکہ معیار کی خلاف ورزی نہ ہو جائے اور جب ان کو اطمینان ہو جاتا ہے تو ان کو مزید کام کرنے کی اجازت وسند دیتے ہیں۔ بصورتِ دیگر ان پر پابندی لگا دیتے ہیں۔

### حلال سرٹیفیکیٹ ادارے

حلال سرٹیفی کیشن اداروں کا قیام ایک بدیہی امر ہے۔کسی بھی ملک میں جب بھی قانون بنایا جاتا ہے تو دو صورتوں سے خالی نہیں ہوتا۔اس میں ایک تنفیذی قانون یعنی کسی بھی حکم کو نافذ کرانے کی قوت ہوتی ہے۔دوسرا تنظیمی قانون یعنی کسی بھی چیز کو منظم انداز میں بنانے/ پیش کرنے کے تمام وسائل کو بروئے کار لانا ہوتا ہے۔

### (۱) تنفیذی قوانین:

ان قوانین سے مقصود یہ ہے کہ لوگوں سے شریعت کے احکامات پر عمل کرایا جائے۔اس قسم کے قوانین کو ان بلز اور قراردادوں کے مترادف قرار دیا جاسکتا ہے۔ جنھیں مختلف سرکاری محکموں کے وزیر اپنے اپنے محکمہ کی حد تک دستور کی دفعات پر عمل درآمد کروانے کے لیے اسمبلیوں میں پیش کرتے اور پاس کرواتے ہیں۔

### (۲) تنظیمی قوانین

اس قسم کی قانون سازی عوام کے مسائل کو سلجھانے،ان کی ضروریات کو پورا کرنے اور ملک کے نظم ونسق کو بحال رکھنے کے لیے کی جاتی ہے۔ایسے معاملات کے بارے میں واضح احکامات نہیں دئے گیے۔صرف یہ شرط لگائی گئی ہے کہ ان مقاصد کے تحت قانون بناتے وقت بھی یہ بات پوری طرح ملحوظ رہنی چاہیے کہ کوئی شق شریعت کی روح سے متصادم نہ ہو[24]۔

جہاں حلال معیار بنانے کے لیے مذہب،سائنس،صنعت اور شریعت موجود ہوں تو وہاں حلال سرٹیفی کیشن ادارے لازمی ہونے چاہیے۔ حلال اشیا کی سرٹیفکیشن ادارے انڈونیشیا، ملائیشیا اور بہت سے غیر مسلم ممالک بشمول چین، تھائی لینڈ، فلپائن، فرانس، نیدر لینڈ، برطانیہ، آسٹریلیا، نیوزی لینڈ، جنوبی افریقہ، برازیل اور امریکہ میں نافذ العمل ہے۔اس وقت دنیا کے 25 ممالک میں حلال اشیا کی سرٹیفکیشن کے 200 سے زائد ادارے ہیں[25]۔ان اداروں کے ذریعے حکومت احکامات قابل عمل ہونے ساتھ ساتھ اس میں بہتری لانے کے لیے رائے، تجاویز اور مشورے بھی مہیا کئے جاتے ہیں۔عوام کے لیے اس میں اطمینان کی سہولت موجود رہتی ہے کہ ان کے لیے حلال خوراک کی دستیابی یقینی ہو جاتی ہے۔جن ممالک میں معیارات کے ذریعے حلال خوراک کا انتظام ہوتا ہے،ان میں چند ممالک کے سرٹیفی کیشن اداروں کا م نام ذیل میں موجود ہے۔

1. ملائیشیا۔۔۔۔۔۔ جاکم (اس عنوان کے آخر میں جاکم اور سنہا حلال سرٹیفی کیشن کی تصویر دی جا رہی ہے۔)
2. انڈونشیا۔۔۔۔۔ مجلس علماء اسلام انڈونشیا(MUI)
3. سنگاپور۔۔۔۔۔۔ مجلس علماء اسلام سنگاپور(MUIS)
4. تھائی لینڈ۔۔۔۔۔۔۔CICT
5. امریکہ۔۔۔۔۔۔۔Ifanca اور Isa

---

24 ۔عبدالقادر عودہ، قانون الہیٰ یا انسانی، مترجم حافظ محمد حنیف، (لاہور: البدر پبلی کیشنز، راحت مارکیٹ، اردو بازار)، 38

25- **https://urdu.alarabiya.net/politics/2014/10/07/ دنیا میں حلال فوڈ کی مقبولیت، اشتیاق بیگ**

6. انگلستان۔۔۔۔۔۔Hfaاور Hmc

7. آسٹریلیا۔۔۔۔Hcaaاور Ahaa۔(26)

حلال سرٹیفیکیشن کے قیام سے مسلمانوں کو خاص کر یہ یقین دلانا بھی ہوتا ہے کہ وہ شرعی اصولوں پر مبنی مصنوعات کو قانوناً استعمال کر سکتے ہیں اور شرعی امور کے حوالے سے بھی مطمئن ہو جاتے ہیں۔اسی طرح حلال سرٹیفیکیشن ادارے مسلم صارفین کے لیے ایک اطمینان بخش ذریعہ ہے۔صارفین کو نئی معلومات بہم پہنچتی ہے۔ان کو انتخاب کرنے میں مدد دیتی ہے۔ نئی نئی صنعتوں اور مارکیٹنگ راہ نمائی کے ساتھ ساتھ مزید حلال مصنوعات کی فراہمی اور فروخت میں سہولت فراہم کرتی ہے اور مزید حلال کاروبار کی حوصلہ افزائی کرتی ہے۔ حلال سرٹیفکیشن پر مختلف انداز میں کام ہوا ہے۔ان سرٹیفی کیشن اداروں نے اپنی اپنی ویب سائٹس پر بھی اپنے امور کے حوالے سے معلومات دی ہوئی ہیں[27]،[28]۔ سرٹیفی کیشن اداراوں کے ذمہ داران نے بھی علمی و تحقیقی انداز سے کتابیں اور مقالے لکھے ہیں[29]۔ تحقیقی مجلات اور یونیورسٹیوں میں اس پر کام ہوا ہے،حال ہی میں پنجاب یونیورسٹی کی بی ایس کی طالبہ(30) نے اس پر کام کیا ہے، منہاج یونیورسٹی لاہور[31] اور کامسسٹ یونیورسٹی لاہور کیمپس[32] نے اس کے باقاعدہ سمسٹر وائز پروگرامات شروع کئے ہیں۔ جبکہ اس کے علاوہ بھی اس پر مزید کام کی ضرورت محسوس کی جا رہی ہے۔

ذیل میں نمونے کے طور پر جاکم اور سنہا حلال سرٹیفیکیٹ کی تصویر دی جا رہی ہے۔

---

26 - http://shariahandbiz.com/index.php/halal-o-haram/260-duniya-bhar-me-halaal-cirtification-k-idary

27- https://www.sesric.org/imgs/news/image/640-presentation-6-karakoc.pdf

28- SMIIC2: 2011, Guidelines for Bodies Providing Halal Certification

29- https://www.minhajhalal.com/

30 ۔ ربیعہ زاہد (مقالہ نگار)، پاکستان میں حلال فوڈز سرٹیفکیشن اداروں کا تعارف، شیخ زاید اسلامی سنٹر پنجاب یونیورسٹی لاہور 2015تا2019

31- https://www.minhajhalal.com/course/

32- https://lahore.comsats.edu.pk/CIF/HalalAdvisory/index.aspx

Serial Number:
8131
Client Identification No:
L-0031
Certificate Number:
AD-A4/YARK/SFL/082/0820

HALAAL
SANHA
PAKISTAN

Initial Certification Date:
30th August 2019
Issue Date:
30th August 2020
Valid Until:
29th August 2021

SANHA HALAL ASSOCIATES PAKISTAN (PVT) LIMITED

This is to certify that

The Halaal Food Safety Management System of

SEASONS FOODS (PVT) LTD

located at

Head office: 171 SHADMAN II LAHORE PAKISTAN
Manufacturing Plant: 1.5 KM OFF, RAIWIND MANGA ROAD, ROSA STOP, MOUZA BHE, TEHSIL & DISTRICT KASUR - PAKISTAN

has been assessed by our organization and found to be Halaal as per Pakistan Standard PS:3733-2019Part-2 & 4

This certificate is valid for the following scope & category:

| | |
|---|---|
| Scope | Primary processed and further processed chicken in frozen & chilled form, ready to cook & ready to eat further processed chicken meat flour & vegetable-based products |
| Category | C & E |

Mufti Shoaib Alam
(Shariah Advisor)

Mufti Yousuf Abdul Razzaq
(CEO)

NON TRANSFERABLE - NO PHOTOCOPIES
MISUSE OF THIS CERTIFICATE CONSTITUTES FRAUD

HEAD OFFICE
Suite 02, Plot 10-C, 2nd Commercial Lane Zamzama D.H.A., Phase-V, Karachi, Pakistan
To check validity of this certificate please visit: www.sanha.org.pk or Contact our offices
Tel: +92 (21) 3529 5283 Fax: +92 (21) 3529 5284 Email: karachi@sanha.org.pk

معیارات میں کہیں فرق آنے کی وجہ سے حلال سرٹیفی کیشن اداروں میں بھی کسی نہ کسی درجے میں اختلاف موجود رہتا ہے۔ فقہی اختلافات کی وجہ سے مسلم ممالک کے معیارات میں فقہی اختلافات ہو سکتے ہیں۔ جیسے پاکستان اور ملایشیا کے معیارات میں اختلاف موجود ہے۔ یہ فقہی اختلافات زیادہ تر اولیٰ و غیر اولیٰ کا ہوتا ہے۔ جیسے پاکستانی معیارات میں کرامائن کیڑا جو حرام ہے اور ملایشیا کے حلال معیارات میں حلال ہے[33]۔ اس حوالے سے پاکستان اور ملائشیا کے معیارات پر مختصر اًبحث ہو گی۔ اختصار کے ساتھ دونوں ملکوں کے حلال فوڈز کے حوالے سے معیارات کا جائزہ لیا جائے گا۔ خوراک کے حوالے سے پاکستان کے حلال معیار کا کوڈ نام PS:3733 ہے جبکہ ملایشیا کا MS:1500:2019 ہے۔ پاکستان کو اس تناظر میں لیا گیا ہے کہ یہ ہمارا ملک ہے اور ہم اس کے قانون کے مکلف ہیں جبکہ ملایشیا کو اس تناظر میں لیا گیا ہے کہ سب سے پہلے باقاعدہ طور پر حلال معیارات کا آغاز ہوا تھا۔ ذیل میں ان دونوں ملکوں کے معیارات پر مختصر اًبحث ہو گی۔

## PS:3733:2016

پاکستان میں حلال معیارات کی بنیاد 2016 میں رکھی گئی۔ حکومتِ پاکستان کی طرف سے خوراک کی اشیا و اجناس کی دیکھ بھال کے لیے جو ادارہ کام کرتا ہے، اسے پاکستان سٹینڈرڈ اینڈ کوالٹی کنٹرول اتھارٹی (PSQCA) کا ادارہ کہلاتا ہے۔ اس ادارے کی نگرانی وزارتِ سائنس اینڈ ٹیکنالوجی کر رہی ہے۔ پاکستان سٹینڈرڈ اینڈ کوالٹی کنٹرول اتھارٹی کا کام یہ ہے کہ خوراک کا معیار اور جملہ امور کی جانچ پڑتال ہے۔ اسی ادارے نے خوراک کے حوالے سے جو سٹینڈرڈ بنایا ہے۔ اسے PS:3733:2016 کے نام سے جانا جاتا ہے۔ PS کا مطلب ہے پاکستانی سٹینڈرڈ یعنی وہ قانون جو پاکستان نے حلال خوراک کے حوالے سے بنایا ہے۔ 2016 سے مراد یہ ہے کہ اس سال اس پر نظر ثانی کی گئی۔ نظر ثانی کے دوران بعض دفعات کو حذف کرنا پڑتا ہے۔ بعض نئی دفعات کو شامل کرتے ہیں۔ اس دوران ترمیم بھی کر دیتے ہیں۔ PS:3733 پر وقتاً فوقتاً مختلف ورکشاپس اور تحقیقی کام کرتے رہتے ہیں۔ ورکشاپس، کانفرنسز اور دیگر معلوماتی پروگرامات پی ایس کیو سی اے کرواتی رہتی ہے۔ جس میں تمام امور پر بحث ہوتی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ حلال سرٹیفی کیشن ادارے بھی اس کا اہتمام کرتے رہتے ہیں[34]۔

---

33- http://www.tafheemeislam.com/article-details.php?id=MTM0#.YrRZV1xBy1s

34- http://shariahandbiz.com/index.php/halal-o-haram/halal-certification-and-quality-managemnt-system/761-asre-hazir-me-halaal-certification-ky-idaron-ki-zarorat-o-ahmeat

پاکستان نے جو حلال معیارات بنائے ہیں، وہ امام ابو حنیفہؒ کے مسلک پر بنائے ہیں۔ پاکستان میں اس کے پیروکار زیادہ ہیں۔ دینی مدارس میں زیادہ تر اسی فقہ کی تعلیم دی جاتی ہے۔ فقہی ذخائر میں امام ابو حنیفہؒ امام کا درجہ رکھتے ہیں۔ کیونکہ نہ صرف انہی کے اجتہادات و مسائل موجود ہیں بلکہ ان کے شاگردوں کی جن میں امام ابو یوسفؒ و امام حسن الشیبانیؒ، امام زفرؒ و دیگر آئمہؒ کے اختلافی رائے بھی فتویٰ کی حیثیت رکھتے ہیں۔ کئی ادوار میں یہ فقہ بطور قانون مملکت میں رو بہ عمل رہی ہے یعنی اس پر کامیاب تجربہ ہوا ہے۔ اسی طرح ملائشیا میں شافعیؒ فقہ پر عمل رہا ہے۔ امام شافعیؒ کے فقہی تفردات اور ان کے اجتہادات و فتاویٰ وسعت کے اعتبار سے بہت مفید ہیں۔ یہ فقہ بھی بطور قانون مملکت عام رہی۔ اور اس پر بھی کامیاب تجربہ ہو چکا ہے۔ اسی بنیاد پر دونوں آئمہ کرام کے اختلافی رائے کو لیتے ہیں تاکہ کوئی بھی مسئلہ مکمل طور پر کھل کر سامنے آجائے۔ ذیل میں ملایشا جو فقہ شافعی پر عمل پیرا ہیں، کے حلال معیار پر بحث کی جائے گی۔

MS:1500:2019

ملائیشیا نے حلال خوراک بنانے کے لیے یہ معیار 2004 میں بنایا ہے۔ اس کا کوڈ MS:1500 ہے۔ اس میں MS سے مراد ملائیشیا حلال معیارات میں سے یہ معیار خوراک کے متعلق ہے۔ جبکہ ہندسوں میں سے 1500 سے مراد اس کا کوڈ یعنی شناخت ہے۔ اور 2019 کا مطلب آخری دفعہ کی نظر ثانی ہے۔ یعنی آخری دفعہ کی جانچ پڑتال کے بعد یہ قانونی طور پر نافذ ہوا ہے۔ آخری دفعہ دہرائی میں جو تبدیلیاں کی گئی ہے، وہ ذیل میں دی جارہی ہے:

1. حلال کی تعریف میں فتویٰ کا اضافہ کیا گیا۔
2. شرعی اور فقہی اعتبار سے وہ تمام اشیا جو قانونی اور اسلام میں جائز ہو، وہ حلال ہے۔
3. حلال ذبح کرنے کا مطلب " ایک مسلمان کا کسی جاندار اور حلال جانور کو اللہ کا نام لے کر تیز دار آلہ سے اس کی حلقوم (سانس کی نالی) معری اور وجدین کاٹنا ہے۔

ملائیشیا نے ہی سب سے پہلے حلال معیارات متعارف کرائے ہیں۔ معیارات چونکہ ملکی معیشت بڑھانے کا بھی ایک اہم ذریعہ ہوتا ہے، جس سے صنعتی اور فنی مہارتیں ترقی کرتی ہے۔ صارفین کو بھی آگے بڑھنے کے مواقع ملتے ہیں۔ یہ بین الاقوامی تجارت میں بھی نمایاں کردار ادا کرتے ہیں۔ اور دیگر ممالک کے ساتھ ان کے رابطے میں بھی سہولت رہتی ہے۔ حلال معیارات جو دیگر شعبوں کے ساتھ باہمی تعاون کے ساتھ کام کو آگے بڑھاتے ہیں۔ صارف اور صانع کے درمیان تعاون و توازن کے ساتھ ساتھ اتفاق رائے کے ساتھ ترقی کی طرف گامزن ہے۔ انہی معیارات کی بدولت ملائیشیا میں جو کام ہو چکے ہیں ان کی فہرست کافی لمبی ہے۔ ملائیشیا میں دیگر مذاہب والے بھی رہتے ہیں۔ تو ان کی ضروریات کے پیشِ نظر وہاں علمی کام بھی زیادہ ہو رہا ہے۔ جیسے ملائیشیا میں پانی کے ذریعے جانداروں کی افزائش نسل جو ایک بڑی صنعت بنتی جارہی ہے۔ جانوروں کے فضلات اور نجس چیزوں کا استعمال کیا جارہا ہے، اس پر فقہی بحث شروع ہو چکی ہے۔ اس کے علاوہ خنزیر کے فضلات کو بھی صاف پانی کے مچھلیوں کے خوراک میں استعمال کیا جاتا ہے۔ اس صورتِ حال کی وجہ سے مسلمانوں کے درمیان ان مچھلیوں کی شرعی حیثیت کا مسئلہ کھڑا ہو گیا ہے[35]۔ 1992 سے ملائیشیا میں ایکوا کلچر صنعت جو آبی جانور اور آبی نباتات کی پیداوار ہے۔ یہ پانی یا سمندر میں زراعت کا ایک طریقہ ہے۔

[35]. https://www.researchgate.net

(36)۔اسی طرح سمندری خوراک کی آلودگی ایک عمومی مسئلہ ہے (37)۔ملایشیا کے اندر حلال معیارات میں سے سمندری مخلوق کے بارے میں جو کام ہو چکا ہے، یہ اس کا معمولی سا تجزیہ تھا۔اسی طرح وہاں ہر لحاظ سے کافی نمایاں کام ہوا ہے۔وقتاً فوقتاًان کے معیارات کے تناظر میں امور کا تجزیہ ہوتا رہتا ہے، جس سے ملک کے دیگر اداروں کے ساتھ ساتھ عوام کو بھی اعتماد مل جاتا ہے(38)۔

## اختلافات

PS:3733:2016ذیل میں انہی دوملکوں یعنی پاکستان اور ملایشیا کے دو معیارات جو فوڈ سے متعلق ہے،کا اختلافی جائزہ لیا جارہا ہے۔

| PS:3733:2016 | MS:1500:2019 |
|---|---|
| مشینی ذبح جائز نہیں ہے۔ | مشینی ذبح جائز ہے۔ |
| مادہ منویہ (خنزیر و کتا) جائز نہیں ہے۔ | مادہ منویہ (خنزیر و کتا) جائز ہے۔ |
| صرف نجس پر بات کی گئی ہے۔اقسام بیان نہیں ہوئے۔ | نجس کی تین اقسام بیان ہوئے ہیں۔ |
| نجاستِ مغلظہ صرف دھونے سے پاک ہو جائے گا۔ | 7/سات نجاستِ مغلظہ بار دھونے سے پاک ہو جائے گا۔ |
| پانی میں رہنے والے جانوروں میں صرف مچھلی حلال ہے۔ | جن کا انحصار صرف پانی پر ہے، وہ حلال ہے۔ |

معیارات کی انہی اختلافات کی وجہ سے گویا کہ دونوں ملکوں کے قانون میں بھی فرق پڑ جاتا ہے۔تجارتی لین دین اور دیگر مسائل حل کرنے کے لیے سرٹیفیکیشن ادارے موجود ہیں جو ان مسائل کو حل کرنے میں تعاون کرتے ہیں۔اختلافی رائے کے ساتھ ساتھ اسی طرح دونوں معیارت کے مشترکات کو بھی درج کیا جارہا ہے۔

## مشترکات

دونوں مسلم آبادی والے ملکوں نے حلال معیارات بنائے ہیں۔دونوں ملکوں کے حلال خوراک کے قانون کو ماہرین فن و صنعت، علمائے کرام، سائنس دانوں اور صارفین نے مل کر بنائے ہیں۔دونوں کے مشترکات میں ہے کہ حلال خوراک کے خام مال سے لے کر تیاری، اجزائے مرکب، محفوظ بنانے (پیکنگ)، مخصوص نشان لگانے (لیبل) سنبھالنے، صارف تک پہنچانے اور تقسیم کے تمام ذرائع سمیت تقسیم کرنے یا تادیر محفوظ رکھنے کے اصول ایک ہیں۔فقہی اختلافات کا اگر بغور جائزہ لیا جائے تو بہت فرق محسوس ہوتا ہے۔جیسے آبی حیات کے حوالے سے کافی فرق نظر آرہا ہے۔پاکستانی معیارات میں جو تحریم کا درجہ رکھتی ہے، ملایشیا میں وہ حلت کے درجے میں ہوتی ہے۔اس حوالے سے ایک نئی کتاب بعنوان" حلال معیارات میں اختلاف، حقیقت، اسباب، تجاویز" مصنف مفتی یوسف عبدالرزاق صاحب نے لکھی ہے۔اس کتاب میں اختلافات کا ذکر بھی کیا گیا ہے۔لکھتے ہیں کہ :

[36] - Mohammad Aizat Jamaludin,Suhaimi Ab. Rahman, Mohd Anuar Ramli,**Fiqh Analysis On The Legal Status Of Coprophagous Animals: A Special Reference To The Malaysian Aquaculture Industry**,Conference: 1ST INTERNATIONAL FISHERIES SYMPOSIUM (IFS2011), At UMT Terengganu

[37] - https://meridian.allenpress.com/jfp/article/

[38]- https://link.springer.com/article/10.1007/BF02055348

ایک عرصے سے یہ کہا جارہا ہے کہ ایک ''عالمی فقہ الحلال'' ہو جس کی رو سے ساری دنیا میں ایک ہی قسم کا معیار چلے۔ لیکن یہ ناممکن ہیں کیونکہ ہر ملک کی مارکیٹ ہر قسم کی چیز معیاری نہیں بنا سکتی۔ کیونکہ خام مال کسی ایک ملک کے پاس نہیں ہوتا۔ اجزائے ترکیبی میں کسی اور ملک کا محتاج ہوتا ہے۔ دوسری بات یہ کہ ہر ملک کی آب وہوا مختلف ہوتی ہیں، ان کے لیے نجس چیز صحت منداور فائدہ مند ہوتی ہے۔ جیسے کراماٸن جو ملائشیا میں حلال ہے۔ یہ ان کی صحت کے لیے کوئی نقصان نہیں دیتی لیکن پاکستان میں یہ حرام ہیں۔ کیونکہ پاکستان میں اس کے علاوہ بھی زندگی گزارنے کے لیے بہترین غذا موجود ہے۔ مصنف نے اختلاف کو " تکوینی امر " کہا ہے۔ یعنی اسی سے کائنات کی رونقیں بحال ہیں۔ اور اسی میں انسانوں کے لیے آسانیاں ہیں۔ معیارات میں اختلافات کو ناخوشگوار اور تشویش ناک حالات تک نہیں پہنچانا چاہیے (39)۔

کسی حد تک دونوں ملکوں کے معیارات کا جائزہ لیا گیا ہے۔ اس جائزے میں مشترکہ اور اتفاقی امور کے علاوہ اختلافی امور کو بھی ذکر کیا۔ مشترکہ اور اتفاقی امور سے ایک امت وملت کا تصور سامنے آجاتا ہے جبکہ اختلافی امور سے علوم کی وسعت اور فراوانی کا تصور سامنے آجاتا ہے۔ کسی بھی مسلم ممالک کے لیے یہ دونوں رویے لازمی ہوتے ہیں۔

## تجاویز

حلال معیارات کہنے کو تو کافی سالوں پہلے وجود میں آچکا ہے لیکن عوام میں مقبولیت نہ پانے سے اب تک لوگوں کے نظروں میں اسی طرح نہ آسکا، جس طرح اس کا آنے کا حق تھا۔ حکومت کے علاوہ حلال سرٹی فیکیٹ ادارے عوام کی آگاہی کے پروگرام کا اہتمام کرتے رہتے ہیں لیکن وقت کی رفتار کی نسبت یہ کم ہے۔ اس میں مزید تیزی لانا چاہیے۔

حلال معیارات میں شریعہ فیلڈ کے علاوہ جو ادارے بنانے میں شریک ہیں، ان کو بھی چاہیے کہ سائنس ومیڈیکل کے حوالے سے عوام آگاہی پروگرامات کا انعقاد کرے، تاکہ عوام کو شریعت سے ہٹ کر بھی چیزیں سمجھنے میں آسانی ہو۔

مختلف ممالک کے حلال معیارات مختلف ہونے کا علم بہت ساروں کو نہیں ہے۔ حکومتی سطح پر اس کا اہتمام کرنا چاہیے۔ اسی طرح حلال سرٹی فیکیٹ اداروں کو بھی چاہیے کہ جن ممالک کے ساتھ ان کا الحاق ہے، اسی ملک کے معیارات کو عوامی سطح پر پھیلائیں۔

عوام کو بھی ملک کے قوانین سے واقف رہنا چاہیے خاص کر صحت کے حوالے سے تاکہ صحت مندانہ زندگی کے ساتھ ملک میں زندگی گزارے۔

حلال مصنوعات کے صارف لوگوں کو بھی چاہیے کہ اجزائے ترکیبی کو بطور فارمولا عوام کو بتادیں کہ اس میں اتنی مقدار میں الکوحل وغیرہ کا استعمال ہوا ہے، خریدنا تو فبہا و گرنہ عوام کو آگاہی کا موقع میسر رہے گا۔ اسی طرح اجزائے ترکیبی میں شامل حرام اجزا کے بارے میں حلال سرٹیفیکیٹ اور متعلقہ اداروں کے علم میں لانا چاہیے تاکہ حرام کاروبار کا روک تھام ہو جائے۔

ہر سطح کا صارف وہ محلے کا ہو یا بڑی فیکٹریوں کے مالکان ہو، حلال معیارات جو کہ یکسانیت کا نام ہے، کا خیال رکھیں۔

---

39۔ مفتی یوسف عبد الرزاق، **حلال معیارات میں اختلاف، حقیقت، اسباب، تجاویز**، دوسرا ایڈیشن مارچ 2020، ناشر شعبہ شرعی تحقیق سنھا پاکستان،

## خلاصہ

زیرِ بحث مضمون ''اشیائے خورد ونوش کے لیے وضع کردہ حلال معیارات''میں یہ کوشش کی گئی ہے کہ حلال معیارات کے بارے میں تعلیمات عام ہو۔جس طرح حلال معیارات کی اہمیت کی بنیاد پر دنیا اس طرف متوجہ ہو گئی ہے،اسی طرح ضرورت کی بنیاد پر دنیا بھر کے ممالک اب معیارت بنانے لگے ہیں۔ حلال معیارات میں ہر ملک نے حصہ لیا ہے،اسی طرح ان کے مشترکات سے ایک طرف وحدت کا تاثر ابھرتا ہے تو دوسری طرف ان میں موجود اختلافات سے وسعت کا اندازہ بھی ہو جاتا ہے۔اس ضمن میں جو تجاویز وآرا بنتی ہیں اس سے مستقبل کے امکانات واضح ہو جاتے ہیں۔ حلال معیارات چونکہ شریعت کے اصولوں اور فقہی آرا پر مشتمل ہوتا ہے،اس لیے مختلف ممالک کے معیارات میں فرق ہوگا۔لیکن فرق بہت معمولی ہے۔اور جن معیارات میں فرق موجود ہے،وہاں دیگر مسالک کا خیال رکھا گیا ہے۔ارٹیکل میں پاکستان اور ملائیشیا کے حلال معیارات کا جائزہ لیا گیا، جس میں ان تمام امور کا احاطہ کیا گیا۔اسی طرح دنیا کے معیارات کا ایک دوسرے سے اخذ وعطا کا تعلق بھی ہے۔

حلال معیارت کو مستحکم رکھنے کے لیے حلال سرٹیفیکٹ کے نظام سے تطبیقی امور بہتر ہو سکتے ہیں۔ حلال سرٹی فیکیٹ ادارے ورکشاپس ،آگاہی پروگرامات اور دیگر معلوماتی اور تعلیمی پروگرامات کا انعقاد کرتے رہتے ہیں۔ایک ہی ملک میں کئی سرٹی فیکیٹ کے ادارے ہوتے ہیں،جو دیگر ممالک کے حلال معیارات سے رجسٹرڈ ہوتے ہیں اور ان کے لیے خدمات سرانجام دیتے ہیں۔ جیسے پاکستان میں جمائم جو کہ جاکم ملائیشیا کے لیے خدمات انجام دیتے ہیں۔اور معیارات میں درپیش مشکلات کو حل کرتے رہتے ہیں۔